گلہائے بخشش
از
صدر العلماء مظہر مفتئ اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مفتی
محمد تحسین رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان
تحسینی فاؤنڈیشن
مسجد سلطان جہاں، چک محمود، تحسینی نگر، پرانا شہر، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلہائے بخشش

از

صدر العلماء مظہر مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خاں صاحب

علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

تحسینی فاؤنڈیشن

مسجد سلطان جہاں، چک محمود، تحسینی نگر، پرانا شہر، بریلی شریف

نام کتاب : گلہائے بخشش

مصنف : صدر العلماء مظہر مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ

ناشر : تحسینی فاؤنڈیشن، مسجد سلطان جہاں، چک محمود تحسینی نگر، بریلی شریف

فون نمبر 07417998845

سال طباعت : ۱۴۳۲ھ مطابق 2011ء

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت : Rs.12

حضور صدر العلماء مظہر مفتیٔ اعظم ہند کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ زہد و تقویٰ، متانت و سنجیدگی، صبر و استقامت کی وجہ سے ہر خاص و عام میں مقبول تھے۔ آپ کی ولادت با سعادت بتاریخ ۱۴ رشعبان المعظم ۱۳۴۸ھ کو ہوئی۔

حضور صدر العلماء علیہ الرحمہ جامع معقول و منقول، کامیاب مدرس، عالم باعمل، باکمال محدث، اور کہنہ مشق استاذ ہونے کے ساتھ ساتھ کہنہ مشق شاعر بھی تھے، آپ 'تحسین' تخلص فرماتے تھے۔

آپ کو شاعری وراثت میں ملی تھی، آپ کے جد امجد استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ اور ان کے برادر اکبر حسان الھند اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ عظیم شاعر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نعت گوئی کا اصل محرک جذبۂ عشق رسول ﷺ ہے، وہ لوگ نہایت ہی با سعادت ہیں جن کو اللہ رب العزت نے عشق رسول جیسی بیش بہا دولت سے نوازا ہے، کیونکہ عشق رسول ہی ایمان کی جان ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

آپ کی نعت گوئی کے آغاز کا پس منظر یہ کہ آپ کے مخلص دوست مبلغ اسلام مولانا خوشتر صدیقی صاحب علیہ الرحمہ نے آپ سے ایک مصرح طرح پر لکھنے کی فرمائش کی، آپ نے اس پر جو مطلع لکھا تھا وہ یہ ہے:

مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں
تجسس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلب مضطر میں

یہ آپکا پہلا شعر ہے، یہیں سے آپکی شاعری کا آغاز ہو گیا، پھر آپ وقتاً فوقتاً اشعار کہتے رہے۔

صدر العلماء علیہ الرحمہ نے عشق رسول کا بیش قیمتی سرمایہ اپنے اجداد سے وراثت میں پایا تھا، ہمارے اس دعوے کی بین دلیل آپ کا پہلا شعر ہے، نیز ان مندرجہ ذیل اشعار سے بھی عشق رسول کے چشمے پھوٹتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

جس کو کہتے ہیں قیامت حشر جس کا نام ہے
در حقیقت تیرے دیوانوں کا جشن عام ہے

ساقیِ کوثر کا نام پاک ہے ورد زباں
کون کہتا ہے کہ تحسیں آج تشنہ کام ہے

آہ ! یہ عظیم شخصیت بتاریخ ۱۸؍ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ کو ایک سڑک حادثہ میں شہادت کا درجہ پا کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔

نہایت مسرت کا مقام ہے کہ تحسینی فاؤنڈیشن حضور صدر العلماء علیہ الرحمہ کے مجموعۂ کلام کو پاکٹ سائز میں طباعت کا اولین شرف حاصل کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے، اور تحسینی فاؤنڈیشن کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

توحید احمد خاں رضوی

بتاریخ ۱۱؍ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ سامنے ہے

مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں
تجسس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلب مضطر میں

مجھے پہنچا گیا ذوق طلب دربارِ سرور میں
مسرت کلبلا اٹھی نصیبِ دیدۂ تر میں

انہیں قسمت نے ان کی رفعت افلاک بخشی ہے
گرے جو اشک آنکھوں سے مری ہجر پیمبر میں

گنہگاروں کے سر پر سایہ ہے جب ان کی رحمت کا
سوا نیزے پر آ کر شمس کیا کر لے گا محشر میں

مرے بخت سیہ کو تو اگر چاہے بدل ڈالے
تری رحمت کو کافی دخل حاصل ہے مقدر میں

مدد اے ہادیٔ امت نوائے بے نوایاں سن
چراغِ بے کسی تھرّا رہا ہے بادِ صرصر میں

مری ہر آرزو کا ماحصل تحسینؔ بس یہ ہے
کسی صورت پہنچ جاؤں میں دربار پیمبر میں

مدح شہ والا

کرے مدح شہ والا، کہاں انساں میں طاقت ہے
مگر ان کی ثناخوانی، تقاضائے محبت ہے

نہاں جس دل میں سرکارِ دو عالم کی محبت ہے
وہ دل مومن کا دل ہے، چشمۂ نورِ ہدایت ہے

میں دنیا کی خوشی ہرگز نہ لوں دے کر غمِ آقا
یہی غم تو ہے جس سے زندگی اپنی عبارت ہے

فلک کے چاند تارے تم سے بہتر ہو نہیں سکتے
رہِ طیبہ کے ذرّو! تم پہ آقا کی عنایت ہے

اُسے کیا خوف خورشیدِ قیامت کی تمازت کا؟
جو خوش انجام زیرِ سایۂ دامانِ حضرت ہے

مچل جائے گی رحمت دیکھ کر مجرم کو محشر میں
وہ مجرم جس کے لب پر نامِ سرکارِ رسالت ہے

بدل سکتے ہیں حالاتِ زمانہ آج بھی تحسینؔ
مگر ان کی نگاہِ فیضِ ساماں کی ضرورت ہے

جس کو کہتے ہیں قیامت

جس کو کہتے ہیں قیامت حشر جس کا نام ہے
درحقیقت تیرے دیوانوں کا جشنِ عام ہے

عظمتِ فرقِ شہِ کونین کیا جانے کوئی
جس نے چومے پائے اقدس عرش اُس کا نام ہے

آ رہے ہیں وہ سرِ محشر شفاعت کے لئے
اب مجھے معلوم ہے جو کچھ مرا انجام ہے

تو اگر چاہے تو پھر جائیں سیہ کاروں کے دن
ہاتھ میں تیرے عنانِ گردشِ ایّام ہے

روئے انور کا تصوّر زلفِ مشکیں کا خیال
کیسی پاکیزہ سحر ہے کیا مبارک شام ہے

دل کو یہ کہہ کر رہِ طیبہ میں بہلاتا ہوں میں
آگئی منزل تری بس اور دو اک گام ہے

ساقیِ کوثر کا نامِ پاک ہے وردِ زباں
کون کہتا ہے کہ تحسیںؔ آج تشنہ کام ہے

امام الانبیاء تم ہو

امام الانبیاء تم ہو رسول مجتبیٰ تم ہو
جو سب کے پیشوا ہیں اُن کے آقا پیشوا تم ہو
حقیقت آپ کی سمجھیں تو کیا سمجھیں خِرَدْ والے
خدا والے یہ کہتے ہیں خدا جانے کہ کیا تم ہو

تمہاری واقعی توصیف ہم سے غیر ممکن ہے
کہ ہم جو کچھ کہیں اُس سے حقیقت میں سوا تم ہو

خدا دیتا ہے تم تقسیم کرتے ہو زمانے کو
میانِ خالق و مخلوق مُحکم واسطہ تم ہو

مجھے پروا نہیں موجیں اٹھیں طوفان آجائیں
شکستہ ہے اگر کشتی تو غم کیا ناخدا تم ہو

وہ کعبہ ہے جہاں سر جھک رہے ہیں اہلِ عالم کے
مگر کعبہ بھی جس کے سامنے خم ہو گیا تم ہو

دلِ تحسینؔ سے غم کی گھٹائیں چھٹ گئیں آقا
سُنا ہے جب سے اس نے شافعِ روزِ جزا تم ہو

جو ہر شے کی حقیقت ہے

جو ہر شے کی حقیقت ہے جو پنہاں ہے حقیقت میں
اسی کے حسن کا جلوہ ہے اس شمع رسالت میں

مرے دل میں محبت ہے مرا دل ہے عبادت میں
تصوّر میں مدینہ ہے میں ہوں ہر وقت جنت میں

نبی کے اک اشارہ سے قمر کیونکر نہ ہو ٹکڑے
کہ فطرت کار فرما ہے حجابات نبوت میں

میں کہہ دوں گا قیامت میں کہ روز امتحاں ہے وہ
مرا ایماں محبت ہے مجھے جانچو محبت میں

ترا دل تو ہے جنت میں مرے دل میں ہے وہ جنت
یہی تو فرق ہے زاہد عبادت میں محبت میں

وہ مسلم جس کو تو نے خاص رحمت سے نوازا تھا
وہ اب بے حد پریشاں ہے وہی ہے اب مصیبت میں

پیمبر کی حقیقت کو کوئی تحسینؔ کیا سمجھے
جو مقطع ہے تخیل کا وہ مطلع ہے نبوت میں

امام المرسلیں آئے

رسولوں میں بایں صورت امام المرسلیں آئے
کہ جیسے بزم انجم میں کوئی ماہِ مبیں آئے

خبر کیا ہم کو زاہد راستے میں تجھ پہ کیا گذری
مدینہ سے جو ہم نکلے تو فردوس بریں آئے

تری ذاتِ مبارک وجہِ تخلیقِ دو عالم ہے
بہ الفاظ دگر تیرے لئے دنیا و دیں آئے

سر محشر نگاہِ منتظر تو جن کی جویا ہے
ابھی آئے، ابھی آئے، یہیں آئے، یہیں آئے

جو مجنوں بن کے کھو جائے خیالِ دشتِ طیبہ میں
اُسے آغوش میں لینے نہ کیوں خلدِ بریں آئے

زمانہ مبتلا تھا وہم کی پوجا میں سر تا پا
ترے قدموں کی برکت ہے کہ آدابِ یقیں آئے

اگر ذوقِ عمل کو آج امیر کارواں کرلیں

بدل کر پھر وہی پہلی سی تقدیر جہاں کرلیں

وہ سنتے ہیں زمانہ سرگذشت غم سناتا ہے

ذراموقع جومل جائے تو کچھ ہم بھی بیاں کرلیں

ادھر آؤ بہت ممکن نشانِ راہ مل جائے

یہ ہیں نقش قدم بڑھ کر تلاشِ کارواں کرلیں

لپٹ کران کے دامن سے مچل کران کے قدموں پر

ہم اپنی پستیوں کو پھر حریف آسماں کرلیں

دیارِ پاک کے کانٹوں سے کر کے دوستی ہم دم
ریاضِ خلد کے پھولوں کو اپنا رازداں کر لیں

نظر میں جذب ہیں رنگینیاں گلزارِ طیبہ کی
جہاں چاہیں وہاں پیدا نیا باغِ جناں کر لیں

وفورِ شوق میں مَل کر جبیں کو آستانہ سے
نشانِ سجدۂ توحید کو جنت نشاں کر لیں

یہیں سے رحمتوں کا ساتھ ہو جائے اگر تحسیؔن
کسی کے ذکر کو حرفِ اخیر داستاں کر لیں

وجہِ تخلیق دو عالم

وجہِ تخلیق دو عالم عالم آرا ہو گیا
آج دنیا کو غمِ دنیا گوارا ہو گیا

ڈوبنے والے نے ان کا نامِ نامی جب لیا
موج ساحل بن گئی طوفاں کنارا ہو گیا

اللہ اللہ نشّۂ صہبائے الفت کا سرور
دل کی آنکھیں کھل گئیں ان کا نظارا ہو گیا

مرحبا اے وسعت ذیل خطا پوش نبی
عاصیوں کو منھ چھپانے کا سہارا ہو گیا

شوق سے مجھ کو فرشتے لے چلیں سوئے جحیم
میں نہ بولوں گا اگر ان کو گوارا ہو گیا

بس ابھی ہوتے ہیں طے یہ نیک و بد کے مرحلے
آپ یہ فرما تو دیں تحسیںؔ ہمارا ہو گیا

ارمان نکلتے ہیں

ارمان نکلتے ہیں دل کے آقا کی زیارت ہوتی ہے
کون اس کو قیامت کہتا ہے ایسی بھی قیامت ہوتی ہے

طیبہ کا تصوّر کیا کہئے اک کیف کی حالت ہوتی ہے
جس سمت نگاہیں اٹھتی ہیں بس سامنے جنت ہوتی ہے

احساس فزوں جب ہوتا ہے اس بابِ کرم سے دوری کا
وہ قلب ہی جانے بے چارہ جو قلب کی حالت ہوتی ہے

ہے ان کی رضا پر حق کی رضا اور ان کا کیا ہے حق کا کیا
جو ان کا ارادہ ہوتا ہے وہ حق کی مشیت ہوتی ہے

اس باعثِ خلقِ عالم کا جب نام لبوں پر آتا ہے
راحت سے بدل کر رہتی ہے جو کوئی مصیبت ہوتی ہے

طیبہ کی بہارِ دلکش کا جب تذکرہ کوئی کرتا ہے
اس وقت مریضِ اُلفت کی کچھ اور ہی حالت ہوتی ہے

مختارِ جہاں ہیں وہ تحسیںؔ جو مانگو وہ اُن سے ملتا ہے
تقسیم انہیں کے در سے تو کونین کی دولت ہوتی ہے

مئے حبِّ نبی

مئے حبِّ نبی سے جس کا دل سرشار ہو جائے
وہ دانائے حقیقت واقف اسرار ہو جائے

زیارت روضۂ سرکار کی اک بار ہو جائے
پھر اس کے بعد چاہے یہ نظر بے کار ہو جائے

کرم ان کا اگر اپنا شریکِ کار ہو جائے
تلاطم خیز طوفانوں سے بیڑا پار ہو جائے

اگر بے پردہ حسن سیّدِ ابرار ہو جائے
زمیں سے آسماں تک عالم انوار ہو جائے

نظر آئے جسے حسنِ شہِ کونین میں خامی
الٰہ العالمیں ایسی نظر بے کار ہو جائے

عطا فرمایئے آنکھوں کو میری ایسی بینائی
نظر جس سمت اٹھے آپ کا دیدار ہو جائے

اگر عکسِ رُخِ سرکار کی ہو جلوہ آرائی
مرے دل کا سیہ خانہ تجلی زار ہو جائے

سکوں پرور ہیں لمحے ذکرِ آقائے دو عالم کے
خدایا زندگی وقفِ غمِ سرکار ہو جائے

تمہارا نام لیوا ہے گدائے بے نوا تحسیںؔ
کرم کی اک نظر اس پر بھی اے سرکار ہو جائے

وہ یوں تشریف لائے

وہ یوں تشریف لائے ہم گنہ گاروں کے جھرمٹ میں
مسیحا جیسے آجاتا ہے بیماروں کے جھرمٹ میں

مدد فرمایئے آقا پریشاں حال امت کی
کہ شورِالمدد برپا ہے بے چاروں کے جھرمٹ میں

لرز جاتی ہے ہر موجِ بلا سے آج وہ کشتی
رہا کرتی تھی جو خنداں کبھی دھاروں کے جھرمٹ میں

تلاشِ جذبۂ ایماں عَبث ہے کینہ کاروں میں
وفا کی جستجو اوران جفا کاروں کے جھرمٹ میں

حسین ابنِ علی کی آج بھی ہم کو ضرورت ہے
گھرا ہے آج بھی اسلام خونخواروں کے جھرمٹ میں

انہیں کا عکسِ رُخ جلوہ فِگَن ہے ورنہ اے تحسیںؔ
چمک ایسی کہاں سے آگئی تاروں کے جھرمٹ میں

باغِ اِرم سے

رکتا نہیں ہرگز وہ ادھر باغِ اِرم سے
وابستہ ہو جو آپ کے دامانِ کرم سے

للہ کرم کیجئے سرکارِ مدینہ
دل ڈوب رہا ہے مرا فرقت کے الم سے

آلامِ زمانہ کا بھلا اس میں گذر کیا
آباد ہے جو دل شہِ خوباں کے الم سے

لب پر ہو درود اور ہوں گنبد پہ نگاہیں
ایسے میں بلاوا مرا آجائے عدم سے

منظور نہیں ہے کہ وہ پامالِ جبیں ہو
یوں سجدہ کرایا نہ درِ پاک پہ ہم سے

دیدار کی امید نہ ہوتی جو سرِ حشر
بیدار نہ ہوتے کبھی ہم خوابِ عدم سے

بیٹھے ہیں یہاں چھوڑ کے نیرنگئ عالم
ہم کو نہ اٹھا حشر درِ شاہِ امم سے

دیکھو مری آنکھوں سے درِ شاہِ امم کو
آتی ہے صدا یہ در و دیوارِ حرم سے

یا رب دلِ تحسینؔ کی بھی بر آئے تمنّا
آجائے بلاوا درِ سرکارِ کرم سے

کیف ساماں ہے

طرب انگیز ہے راحت فزا ہے کیف ساماں ہے
یہ کوئی گلستاں ہے یا مدینہ کا بیاباں ہے

مری جانب نگاہِ لطفِ سردارِ رسولاں ہے
مقدر پر میں نازاں ہوں مقدر مجھ پہ نازاں ہے

یہ مانا باغِ رضواں روح پرور کیف ساماں ہے

مدینہ کا گلستاں پھر مدینہ کا گلستاں ہے

مجھے دنیا میں کوئی غم نہ عقبیٰ میں پریشانی

یہاں بھی ان کا داماں ہے وہاں بھی ان کا داماں ہے

نبی کی یاد ہے کافی سہارا دونوں عالم میں

یہاں وجہِ سکونِ دل وہاں بخشش کا ساماں ہے

مجھے پروا نہیں موجیں اٹھیں طوفان آجائے

نگہبانِ دو عالم میری کشتی کا نگہباں ہے

نبیوں میں کچھ ایسی شان ہے سرکارِ والا کی

کہ اگلے انبیاء کو امتی بننے کا ارماں ہے

جو ان کے ہیں انہیں نارِ جہنم چھو نہیں سکتی
خدا کے خاص بندوں پر خدا کا خاص احساں ہے

نہیں فعلِ عبث سرکارِ طیبہ کی ثنا خوانی
جو وہ تحسین فرما دیں تو یہ بخشش کا ساماں ہے

یادِ سرکارِ طیبہ

یادِ سرکارِ طیبہ جو آئی
مل گئی دل کو غم سے رہائی

جس نے دیکھا بیابانِ طیبہ
اس کو رضواں کی جنت نہ بھائی

مجھ کو بے بس نہ سمجھے زمانہ
ان کے در تک ہے میری رسائی

پھر مصائب نے گھیرا ہے مجھ کو
اے غمِ عشقِ آقا دہائی

جس نے سمجھا انہیں اپنے جیسا
اس نے ایماں کی دولت گنوائی

امام حسین

خندہ پیشانی سے ہر صدمہ اٹھاتے ہیں حسین
عشق کے آداب دنیا کو سکھاتے ہیں حسین

جب گذرتی ہے کسی دشوار منزل سے حیات
دفعۃً ہر مبتلا کو یاد آتے ہیں حسین

محسنِ انسانیت ہیں نو نہالِ مصطفیٰ
ظلم کی ظلمت کو دنیا سے مٹاتے ہیں حسین

خاک میں مل جائے گا اک آن میں تیرا غرور
اے گروہِ اشقیاء تشریف لاتے ہیں حسین

کیوں نہ ہوگی ہم گنہ گاروں کی بخشش حشر میں
سر ہتھیلی پر لئے تشریف لاتے ہیں حسین

موجِ کوثر جس پہ قرباں اس مقدس خون سے
داستانِ عشق کو رنگیں بناتے ہیں حسین

دعا

خدایا مرادوں سے دامن کو بھر دے
جنونِ محبت دے ذوقِ نظر دے

بدل دے نوشتے وہی دور کردے
علی کی سی ہیبت شکوہِ عمر دے

پڑے جو بھی مشکل وہ آسان کردے
مسلماں کو پھر سے مسلمان کردے

قطعات

لن ترانی نصیب، موسیٰ تھی
ان کو جلوے دکھائے جاتے ہیں

وہ سر طور خود گئے لیکن
عرش پر یہ بلائے جاتے ہیں

☆☆☆☆☆☆

رب نے سب کچھ عطا کیا ان کو
پانے والے انہیں سے پاتے ہیں

حق شناسی ہے فطرت مومن کی
جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں

علمِ غیبِ رسول کے منکر
اک حقیقت کو بھول جاتے ہیں

غیب مانا کہ راز ہے لیکن
راز اپنوں سے کب چھپاتے ہیں

تحسینی فاؤنڈیشن

تحسینی فاؤنڈیشن 2008 سے مسلک اہلسنت والجماعت (مسلک اعلیٰ حضرت) کے فروغ کے لئے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔

اغراض و مقاصد

- مسلمانوں میں مذہبی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض وواجبات کی ادائیگی کی ترغیب دلانا۔
- مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کا جذبہ بیدار کرنا۔
- عام زبان میں مذہبی کتابیں شائع کرنا۔
- جگہ جگہ دینی پروگرام کرنا
- سہ ماہی طیبہ ہندی اسلامی میگزین شائع کرنا۔
- بچوں کے لئے اسلامی معلوماتی انعامی مقابلہ کرنا۔
- اسکول اور کالج میں پڑھنے والے نوجوانوں کے لئے دینی پروگرام کرنا۔

لہٰذا آپ حضرات سے گذارش ہے کہ دین کے فروغ کے لئے فاؤنڈیشن کا ہر طرح سے تعاون کریں۔

پتہ

تحسینی فاؤنڈیشن، مسجد سلطان جہاں چک محمود تحسینی نگر، پرانا شہر، بریلی شریف۔ ۲۴۳۰۰۵